بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہن کے گھر سے کھانا کھانا اور بھائی کے گھر رات گزارنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

سنا ہے کہ بندہ جب اپنی بہن کے گھر جائے تو وہاں سے کھانا نہ کھائے اور اپنے بھائی کے گھر جائے تو وہاں رات نہ گزارے، یہ جائز نہیں ہے؟ اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب

جب تک ممانعت کی کوئی شرعی وجہ نہ ہو، اپنی بہن کے گھر سے کھانا اور پینا، اور اپنے بھائی کے گھر رات رہنا شرعاً جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، بلاوجہ شرعی، محض اپنی اٹکل سے کسی جائز چیز کو ناجائز کہنا بھی جائز نہیں ہے، کہ ناجائز و حرام وہی ہے، جسے اللہ تعالی اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے ناجائز و حرام فرمایا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالی کا ارشاد پاک ہے:

﴿لَیۡسَ عَلَی الۡاَعۡمٰی حَرَجٌ وَّ لَا عَلَی الۡاَعۡرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَی الۡمَرِیۡضِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ اَنۡ تَاۡکُلُوۡا مِنۡۢ بُیُوۡتِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اٰبَآئِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اُمَّهٰتِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اِخۡوَانِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اَخَوٰتِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اَعۡمَامِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ عَمّٰتِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اَخۡوَالِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ خٰلٰتِکُمۡ اَوۡ مَا مَلَکۡتُمۡ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوۡ صَدِیۡقِکُمۡ﴾

ترجمہ کنزالایمان: نہ اندھے پر تنگی اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر روک اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی اولاد کے گھر یا اپنے باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے یہاں یا اپنی بہنوں کے گھر یا اپنے چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھپیوں کے گھر یا اپنے ماموؤں کے یہاں یا اپنی خالاؤں کے گھر یا جہاں کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہیں یا اپنے دوست کے یہاں۔ (القرآن، پارہ 18، سورۃ النور، آیت: 61)

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

﴿وَ لَا تَقُوۡلُوۡا لِمَا تَصِفُ اَلۡسِنَتُکُمُ الۡکَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفۡتَرُوۡا عَلَی اللّٰهِ الۡکَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَفۡتَرُوۡنَ عَلَی اللّٰهِ الۡکَذِبَ لَا یُفۡلِحُوۡنَ ۝﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو، بے شک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔ (القرآن، پارہ 14، سورۃ النحل، آیت: 116)

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے "زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حلال، بعض چیزوں کو حرام کر لیا کرتے تھے اور اس کی نسبت اللہ تعالی کی طرف کر دیا کرتے تھے، اس آیت میں اس کی ممانعت فرمائی گئی اور اس کو اللہ تعالی پر افترا

فرمایا گیا اور افترا کرنے والوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ بیشک جو اللہ تعالی پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کامیاب نہ ہوں گے۔۔۔ آج کل بھی لوگ اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام بتادیتے ہیں جیسے میلاد شریف کی شیرینی، فاتحہ، گیارہویں، عرس وغیرہ ایصال ثواب کی چیزیں جن کی حرمت شریعت میں وارد نہیں ہوئی انہیں اس آیت کے حکم سے ڈرنا چاہیے کہ ایسی چیزوں کی نسبت یہ کہہ دینا کہ یہ شرعا حرام ہیں، اللہ تعالی پر افترا کرنا ہے۔“(صراط الجنان، جلد5، صفحہ 397، 398، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی رضویہ میں ہے ”حرام وہ ہے جسے خدا اور رسول نے حرام فرمایا اور واجب وہ ہے جسے خدا اور رسول نے واجب کہا حکم دیا، لیکن وہ چیزیں جن کا نہ خدا اور رسول نے حکم دیا نہ منع کیا وہ سب جائز ہیں انہیں حرام کہنے والا خدا اور رسول پر افترا کرتا ہے۔“(فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ 135، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو شاہد مولانا محمد ماجد علی مدنی

فتوی نمبر: WAT-4664

تاریخ اجراء: 27 رجب المرجب 1447ھ/17 جنوری 2026ء